Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | ہفتہ ۱۱ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ، ۷ شہادت ۱۳۶۹ہش، ۷ اپریل ۱۹۹۰ء | نمبر ۷۹

دس احمدی احباب کو دو دو سال قید و جرمانہ کی سزائیں

سزا پانے والوں میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد بھی شامل ہیں

۳ اپریل ۱۹۹۰ء کو تلونڈی موسیٰ خان ضلع گوجرانوالہ میں جلسہ کر کے احمدیت کا پرچار کرنے کے الزام میں ایڈیشنل سیشن جج گوجرانوالہ مسٹر طالب حسین بلوچ نے زیر دفعہ ۲۹۸ سی دس احمدی احباب کو دو، دو سال قید بامشقت اور پانچ پانچ ہزار روپے جرمانہ کی سزا سُنا دی ہے۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں ہر ملزم کو دو دو ماہ مزید کی قید بھگتنا ہوگی۔ عدالت نے دفعہ ۲۹۵ سی اور دفعہ ۱۸۸ سے ملزموں کو بری کر دیا ہے۔ سزا پانے والوں میں جماعت احمدیہ کے مشہور عالم دین اور مؤرخ احمدیت محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب بھی شامل ہیں، اور ایک مربی سلسلہ مکرم بشیر احمد صاحب ثاقب کے علاوہ تلونڈی موسیٰ خان کے آٹھ احمدی احباب مکرم منظور احمد صاحب، مکرم نذیر احمد صاحب، مکرم سلیم احمد صاحب، مکرم خالد پرویز صاحب، مکرم محمد یوسف صاحب، مکرم منور احمد صاحب اور مکرم ناصر احمد صاحب شامل ہیں۔ احمدی احباب کی طرف سے مقدمہ کی پیروی مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ اور مکرم ملک محمود احمد صاحب نے کی۔ پولیس نے فوری طور پر جملہ احمدی احباب کو گرفتار کر کے سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں منتقل کر دیا ہے۔

ارشادات عالیہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان موٹی موٹی بدیوں کو تو آسانی سے چھوڑ بھی دیتا ہے لیکن بعض بدیاں ایسی باریک اور مخفی ہوتی ہیں کہ اوّل تو انسان مشکل سے انہیں معلوم کرتا ہے اور پھر ان کا چھوڑنا اُسے بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ محرقہ بھی گو سخت تپ ہے مگر اس کا علاج کھلا کھلا ہو سکتا ہے لیکن تپدق جو اندر ہی کھا رہا ہے اس کا علاج بہت ہی مشکل ہے۔ اسی طرح پر یہ باریک اور مخفی بدیاں ہوتی ہیں جو انسان کو فضائل کے حاصل کرنے سے روکتی ہیں۔ یہ اخلاقی بدیاں ہوتی ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ میل ملاپ اور معاملات میں پیش آتی ہیں اور ذرا ذرا سی بات اور اختلاف رائے پر دلوں میں بغض، کینہ حسد، ریا، تکبر پیدا ہو جاتا ہے اور اپنے بھائی کو حقیر سمجھنے لگتا ہے چند روز اگر نماز سنوار کر پڑھی ہے اور لوگوں نے تعریف کی تو ریا اور نمود پیدا ہو گیا اور وہ اصل غرض جو اخلاص تھی جاتی رہی۔ اور اگر خدا تعالیٰ نے دولت دی ہے یا علم دیا ہے یا کوئی خاندانی وجاہت حاصل ہے تو اس کی وجہ سے اپنے دوسرے بھائی کو جس کو یہ باتیں نہیں ملی ہیں، حقیر اور ذلیل سمجھتا ہے۔ اور اپنے بھائی کی عیب چینی کے لئے حریص ہوتا ہے۔ اور تکبر مختلف رنگوں میں ہوتا ہے کسی میں کسی رنگ میں اور کسی میں کسی طرح سے۔ علماء علم کے رنگ میں اُسے ظاہر کرتے ہیں اور علمی طور پر نکتہ چینی کر کے اپنے بھائی کو گرانا چاہتے ہیں۔ غرض کسی نہ کسی طرح عیب چینی کر کے اپنے بھائی کو ذلیل کرنا اور نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ رات دن اس کے عیبوں کی تلاش میں رہتے ہیں اس قسم کی باریک بدیاں ہوتی ہیں۔ جن کا دور کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۷، صفحہ ۲۷۳)

درخواست دعا

○ مکرم عبد القدیر صاحب اسیر راہ مولیٰ ساہیوال تمام احباب جماعت کو سلام کہتے ہیں اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ تمام اسیران راہ مولا کی جلد باعزت رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

○ مکرم لئیق احمد صاحب عابد نائب وکیل التبشیر کے بڑے بھائی مکرم انیس احمد صاحب مینیجر حبیب بنک فیصل آباد عرصہ چار سال سے بعارضہ جگر بیمار ہیں۔

○ حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ امتہ الرشید صاحبہ ایک عرصہ سے جوڑوں میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں اور علاج کی غرض سے ملتان میں مقیم ہیں۔

○ مکرم صدر الدین کھوکھر صاحب سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ کراچی کی آنکھ کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں

ہر نیکی انسان میں نئی حس زندہ کرتی ہے

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

"ہر نیکی جو انسان کرتا ہے اس کے ذریعہ وہ اپنی ایک نئی حس اور نئی طاقت کو زندہ کرتا ہے جو جنت میں اس کے کام آنے والی ہے، جتنی نعمتیں جنت میں ہیں اگر انسان چاہے کہ ان سب سے لطف اُٹھائے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کے مقابل پر زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرے۔ جس طرح انسان دنیا میں اچھے نظارے دیکھ کر لطف اُٹھاتا ہے۔ ناک سے خوشبو سونگھ کر یا کانوں سے اچھی آوازوں کو سُن کر لطف اندوز ہوتا ہے یا زبان سے چکھ کر لذت اُٹھاتا ہے۔ اور ہر ایک چیز کی سینکڑوں بلکہ ہزاروں قسمیں ہوتی ہیں۔ نظارے دنیا میں ہزاروں قسم کے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے اعلیٰ ہوتے ہیں۔ اس طرح خوشبوئیں بھی ہزاروں قسم کی ہوتی ہیں۔ اچھی آوازیں بھی ہزاروں قسم کی ہوتی ہیں۔ اور چیزوں کے ذائقے بھی ہزاروں قسم کے ہیں۔ ہر ایک آدمی کا ذوق مختلف ہوتا ہے۔ بعض آدمی ترش چیز کو پسند کرتے ہیں۔ لیکن بعض ترش چیز کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ ان کے ذوق کے مطابق نہیں ہوتی۔ اور جن کو ترش چیز پسند ہے وہ بھی سارے کے سارے کسی ایک چیز

باقی صفحہ ۵ کالم ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی، ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۷ر شہادت ۱۳۶۹ ہش ۷ر اپریل ۱۹۹۰ء

ساتھی کو نشہ سے بچائیے

سب انسان ایک نوع سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ کالے ہوں یا گورے یا کسی اور رنگ کے۔ دنیا کے کسی بھی خطے میں رہتے ہوں۔ ان کا تمدن کیسا ہی ہو سب کے سب انسان ہیں۔ اور انسانیت کے ناطے ان کا نفع بھی ایک دوسرے سے وابستہ ہونا چاہیئے اور ان کا نقصان بھی۔ کسی ایک کا فائدہ ہر شخص کا فائدہ ہونا چاہیئے۔ کم از کم کسی اور کا نقصان تو نہیں ہونا چاہیئے۔ جو دوسروں کو غیر سمجھتے ہیں۔ اور ان کے نفع، نقصان سے نہ خوش ہوتے ہیں نہ غمگین وہ یقیناً انسانیت کے بھلا کا نہیں سوچتے۔ وہ ساری انسانیت کو ایک نوع نہیں سمجھتے

آجکل منشیات کی وبا پھیل رہی ہے۔ اور خطرناک حدوں کو چھو رہی ہے جو لوگ اس وبا میں مبتلا ہیں۔ وہ بھی انسان ہیں اور ہم سب کے بھائی۔ اگر ہم یہ سمجھیں کہ ہمیں کیا۔ کوئی نشہ کرتا ہے تو کرتا رہے۔ تو یقیناً یہ خیال انسانیت کی نفی کرے گا۔ ہمارے دل میں ایک شقاوت پیدا کرے گا اور ہمیں اس بات سے غافل کر دے گا کہ یہ وبا ہمیں بھی ـــ یا ہمارے اپنوں کو بھی۔ لپیٹ میں لے سکتی ہے۔ آج تو ہم بچے ہوئے ہیں لیکن کل کو کیا ہوگا۔ یہ کسے معلوم

ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر ممکن کوشش کر کے اوّل تو کسی کو اس بُری عادت میں ملوّث نہ ہونے دیں اور اگر کوئی ہمارے ماحول میں اس بُری عادت میں ملوّث ہو بھی جائے تو ہم ہر ممکن کوشش کر کے اسے راہِ راست پر لائیں اور اس کی زندگی کو بدی سے محفوظ کریں۔

شائد ہمارے سکول اور کالجوں کے طلباء اس میں ایک اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ بُری عادت سکولوں اور کالجوں سے شروع ہوتی ہے۔ اگر ہر طالب علم اپنے ماحول پر نظر رکھے اپنے دوستوں کے حالات سے آگاہ رہے اور جونہی کسی کو غلط راستے پر چل نکلتا دیکھے اور بھرپور کوشش سے اسے راہِ راست پر لے آئے تو یقیناً یہ وبا ختم ہو سکتی ہے۔ کم از کم۔ کم تو ضرور ہو سکتی ہے۔

ـــــــــــــ

بہتر ہے کہ ہم میں سے ہر اک شخص ہو خواندہ
کچھ لوگوں کی تعلیم کا معیار ہو اعلیٰ
اَوروں کے برابر جو ہوئے ہم، تو ہُوا کیا
اللہ کرے ہم ہوں ہر اِک ملک سے بالا

ابو الاقبال

ـــــــــــــ

مَیں شاعر ہوں وطن کا اور وطن کے گیت گاتا ہوں
وطن کے ذرّے ذرّے کو مَیں آنکھوں سے لگاتا ہوں

مثالِ سبزۂ پامال ہے گو زندگی میری
مگر مَیں فصلِ گُل بن کر زمیں پر لہلہاتا ہوں

بظاہر وہ دیا ہوں جو ہے زینت طاقِ نسیاں کی
مگر بُجھتا ہے جب سورج تو میں ہی جگمگاتا ہوں

شبوں کے حَبس میں خود سانس بھی لیتا ہوں مشکل سے
صَبا بن کر دِلوں کے آنگنوں میں مسکراتا ہوں

شکایت اہلِ خانہ سے ہے ماں کو چھوڑ دوں کیسے
مَیں دروازے تلک جاتا ہوں جا کر لَوٹ آتا ہوں

وفاداری بشرطِ استواری میرا مَسلک ہے
ہدف ہوں بے وفائی کا وفا کے گیت گاتا ہوں

مقدّس ہے مجھے ماں کی طرح یہ سرزمیں اکبرؔ
سرِ مغرور اپنا اس کے قدموں میں جُھکاتا ہوں

اکبر حمیدی

صدقات تقدیر کو بدل دیتے ہیں

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کیلئے دعا کی تحریک

اللہ تعالےٰ کی راہ میں دیئے گئے صدقات غریبوں اور ضرورت مندوں کیلئے خرچ ہوتے ہیں۔ یہ صدقات اللہ تعالےٰ کے رحم اور فضل کو جذب کرتے ہیں اور کسی آنے والی مصیبت کو ٹال دیتے ہیں۔

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کے لئے اپنے صدقات ارسال فرما کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمی مسائل

ارشادات حضرت فضل عمر
(اللہ تعالٰے آپ سے راضی ہو)

حضرت فضل عمر فرماتے ہیں

اب میں بعض امور کے متعلق جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ غالباً پچھلے سال میں نے جماعت کو توجہ دلائی تھی۔ کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے۔ وہ اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلائیں۔ اور وہ لوگ جنہیں استطاعت نہیں۔ انہیں چاہیے کہ وہ سب مل کر اپنے گاؤں کے کم از کم ایک اچھے اور ہونہار طالب علم کو اعلیٰ تعلیم دلائیں اور جب وہ طالب علم برسرِ کار ہو تو آگے کسی اور طالب علم کی پڑھائی کا بوجھ اٹھائے اس طرح وہ طالب علم دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائے گا۔ اور دوسرے طالب علموں میں بھی تعلیم کا شوق پیدا ہوگا۔ ترقی کرنے والی قوم کے لئے ایک نہایت اہم سوال ہوتا ہے۔ کہ اس کے جوان زیادہ سے زیادہ تعلیم یافتہ ہوں۔ کیونکہ تعلیم یافتہ آدمی بات کی تہہ تک جلدی پہنچ جاتا ہے اور جس پیشے کو وہ اختیار کرتا ہے اس میں بہت جلد مہارت حاصل کر لیتا ہے۔ اور ہر وقت یہ بات اس کے مدنظر رہتی ہے کہ میں قوم کا ایک مفید جزو بنوں۔ اس لئے ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیے۔ کہ ہماری جماعت کے نوجوان اعلیٰ تعلیم یافتہ ہوں۔ اگر تعلیم کی طرف پوری توجہ دی جائے اور جس رفتار سے اس وقت طالب علموں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اسے بڑھانے کی کوشش کی جائے تو آئندہ دس سالوں میں ہماری جماعت میں ۱۰۰ فی صدی لوگ تعلیم یافتہ ہو جائیں گے اگر ہر سال ایک ہزار طالب علم کالجوں میں جائیں تو ان میں سے کم از کم ۵۰۰ گریجوایٹ نکل سکتے ہیں۔ اور اس قدر ہر سال پنجاب میں مسلمان طالب علم گریجوایٹ بنتے ہیں گویا تعلیمی لحاظ سے ہم سارے مسلمانوں کے برابر ہو جائیں گے۔ اس سال تعلیم الاسلام کالج میں ۱۰۲ طالب علم آچکے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ رفتار ترقی پر ہے۔ اور پہلے کی نسبت سے تقریباً ۵۰ فی صدی کی زیادتی ہوئی ہے۔ اور یہ بات خوشکن ہے۔ اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہمیں خود اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں عربی اور انگریزی کے گریجوایٹوں کی ضرورت ہے۔ جنہیں ہم غیر ممالک میں (دعوت الی اللہ) کے لئے بھیج سکیں۔ اور وہ وہاں سے علوم اور زبانیں سیکھ کر (دعوت الی اللہ) کریں۔

اس طرح تھوڑے ہی عرصے میں ہمارے علماء کو یہ فوقیت حاصل ہو جائے گی۔ کہ وہ عالم ہونے کے ساتھ مختلف زبانیں بھی جانتے ہوں گے۔ اور وہ مختلف زبانوں میں لیکچر دے سکیں گے۔ تعلیم یافتہ طبقے پر غیر زبان جاننے کا بھی بہت اثر ہوتا ہے اور جو شخص دو چار غیر ملکی زبانیں جانتا ہو۔ اس کے متعلق تو یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ بہت بڑا عالم ہے اسے فلاں فلاں زبان آتی ہے۔

آج خدام الاحمدیہ کو ایک اور ہدایت دینا چاہتا ہوں۔ یہ ہدایت میں پہلے بھی بارہا دے چکا ہوں کہ نوجوانوں میں ایسی کھیلیں رائج کی جائیں جو ان کی آئندہ زندگی میں کام آئیں۔ میں ۱۹۴۱ء سے یہ بتاتا چلا آرہا ہوں۔ لیکن ابھی تک خدام نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ مثلاً دوڑنے کی مشق ہے آگ بجھانے کی مشق ہے۔ آگ میں سے کود کر نکلنے کی مشق ہے۔ اونچی جگہ سے کودنے کی مشق ہے تیرنے کی مشق ہے۔ یہ سب ہنر ایسے ہیں جن سے مردانگی پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ باتیں آئندہ زندگی میں کام آتی ہیں اور اس کے علاوہ کان ناک اور آنکھ کی قوتیں بڑھانے کے متعلق میں نے کہا تھا۔ مشق کرنے سے یہ قوتیں زیادہ تیز ہو جاتی ہیں اور ایسا آدمی جس کی یہ قوتیں تیز ہوں بہت سے ایسے کام کر سکتا ہے۔ جو عام آدمی نہیں کر سکتے۔

حضرت فضل عمر تحریک جدید کے متعلق فرماتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے کام پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں سے وابستہ نہیں ہوتے اور نہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کسی جماعت سے یہ پوچھے گا۔ کہ تمہارا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری کیسا تھا۔ بلکہ وہ افراد سے پوچھے گا۔ کہ تم کیسے تھے۔ اگر کسی جگہ کا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سست ہوگا۔ اور ان کی سستی کی وجہ سے جماعت کے لوگ تحریک میں حصہ لینے سے محروم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا۔ بلکہ وہ کہے گا کہ تم میں سے ہر شخص پریذیڈنٹ اور سیکرٹری تھا۔ اور تمہارا فرض تھا کہ جب کوئی پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سستی میں مبتلا تھا تو تم خود اس کی جگہ کام کرتے۔ ۔۔۔۔ کسی جماعت کو اس بات پر مطمئن نہیں ہو جانا چاہیے کہ اس نے تحریک جدید میں حصہ لے لیا ہے۔ بلکہ اسے اس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لینا چاہیے جب تک کہ اس میں ساری جماعتیں حصہ نہ لے لیں۔

تحریک جدید کے سلسلے میں حضرت فضل عمر فرماتے ہیں۔

گو اس تحریک میں شامل ہونا اختیاری ہوگا مگر جو شخص شامل ہونے کی اہلیت رکھنے کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہوگا کہ (امامِ وقت) نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا ہے۔ وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد اس دنیا میں اگلے جہان میں پکڑا جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے۔ میری اس تحریک پر آگے آئے گا۔ اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ سے کہے تحریک پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھویا جائے گا۔ نیز حضور فرماتے ہیں۔ ہم تو جب بھی کوئی بات کہیں گے محبت اور پیار سے ہی کہیں گے۔ اور اگر اس سے کوئی یہ استدلال کرتا ہے کہ حکم نہیں تو اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے احکام دینا نہ تو ہمارے اختیار میں ہے اور نہ ہی ہم ایسے احکام کے نفاذ کی طاقت رکھتے ہیں اور ایسے لوگ جو حکم تلاش کرتے ہیں وہ اس جماعت میں داخلہ سے کوئی فائدہ بھی نہیں حاصل کر سکتے۔ فائدہ وہی حاصل کر سکتا ہے جو محبت کے تعلق کو قائم رکھے اور یہ نہ دیکھے کہ کوئی بات حکماً کہی گئی ہے یا نہیں۔ بلکہ صرف یہ دیکھے کہ جس سے پیار ہے اسکی بات کو وزن دینا ضروری ہے اور اسکے نقشِ قدم پر چلنا لازمی ہے بے شک ان معنوں سے تو ہم نے حکم نہیں دیا کہ تماشے وغیرہ نہ دیکھے جائیں۔ ان معنوں میں حکومت کے احکام ہوتے ہیں۔ ورنہ ہدایت بھی حکم ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔ ہمارا نظام محبت اور پیار کا ہے۔ کوئی قانون ہمارے ہاتھ میں نہیں۔ جسکے ذریعے سے ہم اپنے احکام منوا سکیں۔ بلکہ میری ذاتی رائے تو یہی ہے کہ احمدیت میں امامت ہمیشہ بغیر دنیوی حکومت کے رہنی چاہیئے دنیوی نظامِ حکومت الگ رہنا چاہیئے اور (امامت) الگ۔ تا وہ شریعت کے احکام کی تعمیل کی نگرانی کر سکے۔ ابھی تو ہمارے ہاتھ میں حکومت ہے ہی نہیں لیکن اگر آئے تو میری رائے یہی ہے کہ (آئمہ) کو ہمیشہ عملی سیاسیات سے الگ رہنا چاہیئے اور کسی بادشاہت کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ ورنہ سیاسی پارٹیوں سے براہِ راست (امامت) کا مقابلہ شروع ہو جائے گا۔ اور (امامت) ایک سیاسی پارٹی بن کر رہ جائے گی اور (آئمہ) کی حیثیت باپ والی نہ رہے گی۔

تحریکِ جدید کے متعلق حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) فرماتے ہیں۔

یہ باتیں ایسی ہیں کہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے اور کھاتے پیتے ہر وقت اور ہر لمحہ اپنی بیویوں اپنے بچوں اور اپنے دوستوں۔ اپنے عزیزوں اور اپنے رشتہ داروں کے کانوں میں ڈالنی چاہئیں۔ اور انہیں ان باتوں پر راسخ اور مضبوط کرنا چاہیئے۔ کہ ہماری جماعت خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے اور خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعتیں مشکلات کے بغیر ترقی نہیں کرتیں۔ بس ان باتوں کو دہراؤ، اور دہراتے چلے جاؤ۔ یہاں تک کہ یہ باتیں تمہارا ورد اور وظیفہ بن جائیں اور اگر چھوٹے بچے سے بھی سوال کیا جائے کہ احمدیت کی ترقی کا کیا ذریعہ ہے تو وہ کہہ اٹھے کہ ہم بغیر قربانی اور جان دینے کے ترقی نہیں کر سکتے اور میں اس کے لئے تیار ہوں۔ ایک عورت سے اگر پوچھا جائے تو وہ بھی یہی جواب دے اور اگر ایک مرد سے پوچھا جاوے تو وہ بھی یہی جواب دے۔ غرض ہر شخص کے ذہن میں یہ باتیں ڈالی جائیں اور اسکے ماتحت جماعت میں ایسا ماحول اور یہ بیداری پیدا کی جائے کہ قربانیاں کرنا کوئی مشکل کام نہ رہے۔

حضرت فضلِ عمر فرماتے ہیں۔

واقفین زندگی میں دو قسم کے آدمی ہیں ایک وہ جن کا رجحان اسطرف ہے کہ دین کا علم سیکھ کر دین کی خدمت کریں اور دوسرے وہ جن کا رجحان اس طرف ہے کہ دنیا کا علم سیکھ کر دین کی خدمت کریں۔ سلسلہ کیلئے دونوں قسم کے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ تا ہر قسم کے کاموں کو جاری کیا جا سکے۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ——— مینجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

لیبیا میں سیاحت

لیبیا کے صدر معمر قذافی ۱۹۶۹ء میں انقلاب کے ذریعے برسر اقتدار آئے تھے اور اس وقت سے لیکر اب تک حفاظتی پالیسیوں کے ماتحت لیبیا دیگر ممالک اور خاص طور پر یورپین ممالک سے بہت حد تک کٹا رہا ہے۔ لیکن اب تقریباً ۲۰ سال کے عرصے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس انقطاع تعلق کو ختم کیا جائے اور دوسرے ممالک کے لوگوں کو لیبیا آنے کی عمومی اجازت دی جائے۔ تیونس اور مصر نے ایک عرصے سے سیاحت کی حوصلہ افزائی کی ہے اور اسکے پیش نظر اپنے ملکوں کو زیادہ بہتر اور زیادہ خوبصورت بنا لیا ہے جب کہ لیبیا کا بحر روم کا ساحل ویسے کا ویسا ہی پڑا ہے۔ پالیسی میں یہ تبدیلی زیادہ تر معاشی اور سیاسی مسائل کی وجہ سے لائی گئی معلوم ہوتی ہے۔ تیل کی قیمتیں کم ہو رہی ہیں۔ اور اس وجہ سے لیبیا اس بات کی شدید ضرورت محسوس کرتا ہے کہ اپنی تجارت کو مختلف النوع اشیاء سے منسلک کرے۔ اور اس طرح زیادہ سے زیادہ زر مبادلہ حاصل کر سکے تیل سے متعلق جو اندازے لگائے گئے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا میں تیل پیدا کرنے والوں میں لیبیا آٹھواں سب سے بڑا ملک ہے۔ ۱۹۷۰ء میں ۹۹½ ملین ٹن تیل پیدا کیا گیا تھا۔ لیکن اس کے دس سال بعد تیل کی پیداوار اس سے نصف رہ گئی تھی۔ اور اسی لئے حکومت کو اس بات پر مجبور ہونا پڑا کہ وہ اپنے بہت سے پراجیکٹ کی سرانجام دہی میں تاخیر کر دے لیبیا کے باشندوں کی یہ بھی خواہش ہے کہ ایک لمبے عرصے تک پابندیوں کے بعد اب وہ نجی طور پر تجارت کرنا چاہتے ہیں اور یوں لگتا ہے کہ اب لیبیا کے لئے بہت اچھے مواقع موجود ہیں۔ شاید اسلئے کہ وہ بھی اپنی طرز کا پیریسٹرائیکا جاری کر رہا ہے جہاں تک سیاحت کا تعلق ہے کہا جاتا ہے کہ لیبیا اس سلسلے میں بہت زرخیز ہے۔ اسکی آبادی کی کل تعداد ۴۲ لاکھ ہے۔ جبکہ اس کا رقبہ ۱۷ لاکھ سات ہزار کلومیٹر ہے۔ اسکے ساحل کی لمبائی ۱۸۰۰ کلومیٹر ہے اور ۱۹۶۹ء کے انقلاب سے اب تک شاید ہی کسی سیاح نے اس طرف کا رخ کیا ہو۔ اب لیبیا میں لیبیا کے سفر اور سیر و سیاحت کی کمپنی ایل۔ٹی۔سی۔ نے سیاحت کی سکیمیں بنانی شروع کی ہیں۔ یہ ایک لمیٹڈ کمپنی ہے۔ اور اس کے ۱۵ حصہ دار ہیں اور یہ سب پندرہ کے پندرہ کمپنیاں ہیں۔ ان میں لیبیا عرب ائیر لائینز بھی شامل ہے۔ ایک آسانی جو سیاحوں کو فراہم کی جائے گی۔

وہ یہ ہے کہ تمام مقامات کی سیر کروانے کیلئے ہوائی سفر کی سہولت ملے گی۔ اگرچہ ایل ٹی سی کے ڈائریکٹر نے کہا ہے کہ اب لوگ واقعی سیاحت کرنا چاہتے ہیں لیکن وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ چاہنے سے کچھ نہیں بنتا۔ دنیا ایک بہت بڑے مقابلے کی منڈی بن گئی ہے اور جب تک بہت زیادہ رقم خرچ کر کے سیاحت کیلئے مناسب جگہیں تیار نہ کی جائیں۔ سیاحت کرنے والوں کی دلچسپی بڑھائی نہیں جا سکتی پہلے ہوٹل کے کمروں کی بھی بہت کمی تھی لیکن اب حکومت نے خود تریپولی میں ایسے ہوٹل تیار کئے ہیں۔ جہاں سیاحوں کے لئے خاصی گنجائش ہے۔ اور ان کے علاوہ اس شہر میں متعدد ریسٹوران بھی موجود ہیں اگرچہ اپنے تمدن کے لحاظ سے بہت سی ایسی باتیں ہیں جو لیبیا سیاحوں کو فراہم نہیں کر سکے گا۔ لیبیا کی سب سے دلچسپ جگہ لیبیا کے صحرائی علاقے ہیں اور خیال کیا جاتا ہے کہ فی الحال سیاح زیادہ تر انہی علاقوں کا رخ کریں گے۔ الجیریا اور تیونس میں بھی صحرائی علاقوں کی سیاحت کا رواج خاصا بڑھا ہوا ہے۔ کیونکہ ایک عرصے تک یہ ملک سیاحوں کیلئے اسطرح کھلا نہیں تھا۔ جس طرح دیگر ممالک کھلے ہیں اس لئے بھی اب اسمیں دلچسپی لینی شروع کی گئی ہے تو یہ دلچسپی خاصی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ البتہ ویزے کی مشکلات ابھی پوری طرح حل نہیں ہوئیں اب لیبیا کا خیال ہے کہ جنوبی افریقہ اور اسرائیل کے علاوہ باقی ساری دنیا کے سیاحوں کا کھلے بازوؤں سے استقبال کیا جائے گا۔ زیادہ تر یہ کوشش کی جائے گی کہ برطانیہ جرمنی سکنڈے نیویا فرانس، اٹلی اور یونان کو لیبیا کی سیاحت پر آمادہ کیا جائے اور ان ممالک میں لیبیا سیاحت کے دفتر بھی کھولنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

بچے کے دل کا آپریشن

آسٹریلیا کے ماہر سرجنوں نے ایک بچے کا دل جو ٹھیک طریق سے نہیں بنا ہوا تھا۔ اور اس کے جسم کے باہر تھا۔ ٹھیک کر کے جسم کے اندر اس طرح ڈالا۔ ہے کہ اس کے سینے کی اس جگہ کو جہاں دل رکھنا تھا پسلیوں کو کاٹ کر مزید جگہ بنائی گئی۔ بچے کا نام ڈینیل ون گیئر (DANIEL WENGIER) ہے۔ اس کی پیدائش کے معاً بعد ملبورن کے بچوں کے ہسپتال کے نمائندے نے یہ خبر صحافیوں کو اور دوسرے لوگوں کو دی۔ اس نے یہ بھی کہا کہ ہم یہ تو نہیں کہتے۔ کہ ڈینیل کی مشکلات ختم ہو گئی ہیں۔ لیکن یہ ضرور کہتے ہیں کہ وہ آہستہ آہستہ صحتیاب ہو رہا ہے اگرچہ مکمل صحت کا عمل خاصا لمبا ہے۔ کہتے ہیں کہ وڈیو ٹیپ میں ریکارڈ کی گئی آوازوں سے پتہ چلا کہ بچے کا دل دائیں زاویے پر سینے سے باہر تھا۔ اس قسم کے ۴۰ کیس ساری دنیا میں پہلے بھی ہو چکے ہیں۔ جہاں پر جزوی طور پر یا مکمل طور پر علاج کی ضرورت پیش آئی۔ ان تمام کیسز میں دل چھاتی کے باہر لٹکا ہوا نظر آتا تھا۔ ایسے بچوں کے ۲۰ اپریشن ہو چکے ہیں۔ اور ان میں سے ۷ بچے اپریشن کے بعد صحتیاب ہو کر معمول کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ لیکن ان تمام بچوں کے دل جزوی طور پر ٹھیک کرنے پڑے تھے۔ ڈینیل ایسا پہلا بچہ ہے جس کے دل پر مکمل اپریشن کرنا پڑا۔ اس اپریشن کے علاوہ سرجنز کو اس کا دل رکھنے کے لئے پسلیوں کی ہڈیوں کو کسی قدر درمیان سے کاٹ کر جگہ بنانی پڑی اس کے پھیپھڑے بھی اس اپریشن میں متاثر ہوئے۔ پہلے ڈینیل کے جسم کا درجہ حرارت فوری طور پر کم کیا گیا۔ اور چالیس منٹ تک اس کے خون کی گردش بند کی گئی اس چالیس منٹ کے عرصے میں اس کے دل کا اپریشن کیا گیا۔ دل کو اپنی جگہ پر رکھنے کے لئے پسلیوں کو درمیان سے دولخت کرنا پڑا۔ تاکہ اس جگہ کو زیادہ وسیع کیا جا سکے ڈینیل کی امریکی ماں ریکا تھامس جس کی عمر ۳۸ سال ہے نے کہا کہ تھا تو یہ اپریشن میرے لئے تباہ کن لیکن میں یہ جانتی تھی کہ بہرحال کچھ نہ کچھ کرنا ہی پڑے گا حمل کے شروع ہی کے ایام میں الٹرا ساؤنڈ معائنے کے ذریعے اس بات کا پتہ چل گیا تھا کہ مسئلہ کیا ہے اور اس سلسلے میں سرجن اسی وقت سے تیاری کر رہے تھے ڈینیل کی پیدائش بڑے اپریشن سے ہوئی تھی۔

(اب خبر ملی ہے کہ بچہ تیرہ دن زندہ رہ کر فوت ہو گیا ہے)

دل کی بیماری

ناروے کی یونیورسٹی آف ٹروم سو (TROMSO) کے ڈاکٹر کارے (KAARE HEONAA) اور ان کے ساتھیوں نے تجربات کرنے کے بعد یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ مچھلی کا تیل دل کی بیماری کو روکنے کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے ڈاکٹر کارے نے ۷۸ ایسے رضاکاروں پر تجربہ کیا جو ہائی بلڈ پریشر کے مریض تھے انہیں مچھلی کے تیل کے ۴ گرام کے کیپسول روزانہ کھلائے جاتے رہے اور نتیجتاً ان کا بلڈ پریشر ۳ فی صد کم ہو گیا۔ عام طور پر ان رضاکاروں کا بلڈ پریشر ۹۵/۱۴۰ رہتا تھا دس ہفتے تک مچھلی کا تیل اور ان کی عام خوراک انہیں دینے سے یہ تبدیلی واقع ہوئی۔ البتہ تجربات نے یہ بھی بتایا ہے کہ جو لوگ عام طور پر مچھلی کھاتے رہتے ہیں۔ ان پر مچھلی کا تیل اس رنگ میں اثر انداز نہیں ہوتا کہ ہائی بلڈ پریشر کو لو (LOW) کر دے۔ اس قسم کے تجربات ایک نہایت مختصر اور محدود دائرے میں گذشتہ سال ڈنمارک کی وانڈربلٹ یونیورسٹی میں بھی کئے گئے تھے اور ان کے بھی یہی نتائج سامنے آئے تھے۔

برطانوی حکومت کا واویلا

صحافی فرزاد بازوفٹ کی عراق میں پھانسی کے بعد برطانیہ کی حکومت نے جو واویلا کیا ہے اسکے پیش نظر عراقی صدر صدام حسین بغیر کسی اطلاع کے سعودی عرب پہنچ گئے ہیں۔ وہ سعودی عرب کے حکام سے اس سلسلے میں مشورہ کرنا چاہتے ہیں، کہ برطانوی واویلا کا کس طرح جواب دیا جائے۔ برطانیہ کے رائل کالج آف نرسنگ نے عراق سے اپیل کی ہے کہ ڈفنے پارٹش نرس کی قید کی مدت ۱۵ سال سے کم کی جائے۔ اس کالج میں تین لاکھ افراد ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اسی ماہ کے آخر میں جب کالج کی سالانہ میٹنگ ہو گی تو اس اپیل پر مزید افراد کے دستخط حاصل کئے جائیں گے۔ وزارت خارجہ نے بتایا ہے کہ فرزاد نے پھانسی سے کچھ ہی دیر پہلے پارٹش جس کی عمر ۵۳ سال ہے

باقی صفحہ ۵ کالم ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپریل فول ایک فرسودہ رسم

خواجہ مظفر احمد ناصر
مردان

کیلنڈر پر نظر جمائے کچھ سوچ رہا تھا کیا دیکھتا ہوں یکم اپریل کے ہندسے پر اپریل فول رقم ہے۔ اس حوالے سے سوچنا چاہیئے کہ کیا ہمیں یہ زیب دیتا ہے کہ ہم جھوٹ بولیں یا جھوٹ بولنے کے لئے ایک دن مقرر کر لیں۔ جب بھی ہر سال اپریل کی پہلی تاریخ آتی ہے تو بعض لوگ دل کھول کر مذاق کرتے ہیں اور بے دریغ جھوٹ بولتے ہیں اور ساتھی ساتھ ساتھ بجائے منع کرنے کے حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ بڑا زبردست کام کیا اور فاخرانہ انداز میں اپنی شرارت اور کوتاہی کو بھی پیش کرتے ہیں۔ اس لغو بات سے لوگوں کو پہنچنے والی تکلیف کا احساس نہیں کرتے بلکہ چھوٹوں بڑوں کو بجائے اخلاق سکھانے کے اس کی ترغیب دلاتے ہیں اور اس طرح پورے معاشرے کو برائی کی تحریک کر رہے ہوتے ہیں۔ آہستہ آہستہ اس طرح کی فرسودہ رسمیں قوموں کو تباہ کر دیتی ہیں اور ان کے اندر اعلیٰ کردار کو ختم کر دیتی ہیں۔ اس لئے ایسی لغو باتوں سے اجتناب کرنا چاہیئے اور بچوں کو بھی اس سے بچانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جھوٹ جھوٹ ہی ہوتا ہے خواہ وہ مذاق میں بولا جائے یا سنجیدگی سے۔

حضرت امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"جب دیکھتا ہوں کہ بچوں کو مذاق میں بھی ایسا کرنے کا کہا جاتا ہے تو اس سے مجھے صدمہ پہنچتا ہے اور میں بچوں کو پیار سے یہ سمجھاتا ہوں کہ مذاق میں بھی جھوٹ کو استعمال نہ کریں۔ پس آپ جھوٹ کو حرام چیزوں میں سب سے زیادہ حرام سمجھیں اور اس صدی کے سر پر آپ کو جو سب سے بڑا جہاد کرنا ہے وہ جھوٹ کے خلاف ہے ورنہ آپ رسالت کے ساتھ وفاداری کا حق ادا نہیں کر سکتے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ مئی ۱۹۸۹ء)

پھر فرماتے ہیں:۔

"جھوٹ تمام گناہوں کی جڑ ہے اگر آپ بدی کو اپنی سوسائٹی سے نکال کر باہر پھینک دیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے نیک نتائج فوراً نہ بھی ہوں تو رفتہ رفتہ بالآخر ضرور ظاہر ہوں گے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ جنوری ۱۹۸۹ء)

بہرحال اس فرسودہ رسم کو اپنا کر حقوق العباد اور حقوق اللہ دونوں کی پامالی کا مرتکب ہونا پڑتا ہے۔ حقوق اللہ اس لئے کہ الٰہی احکام پر عمل پیرا نہ ہوتے ہوئے کذب اور جھوٹ کی وجہ سے نافرمانی کی جاتی ہے پختہ عقل و شعور کے باوجود لغویات میں اپنے تئیں داخل کرنا اور لوگوں کو اس بات کے کرنے کی ترغیب دلانا یقیناً خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہوتا ہے۔ اور حقوق العباد کے لحاظ سے اس طرح کہ جھوٹ بولنے والا یہ نہیں سوچتا کہ اس کے اس جھوٹ سے دوسروں کے دل پہ کیا گزرے گی۔ انفرادی اور اجتماعی نقطۂ نظر سے اس قبیح رسم کے اختیار کرنے سے مخلوقِ خدا کو کتنی تکلیف پہنچائی جاتی ہے۔ جس کا برا اثر اور دوررس نتائج بھی سامنے آتے ہیں بس وہ تو جھوٹ بول لیتا ہے مذاق کر لیتا ہے۔ ایک جھوٹ بولنے کے لئے ٹیلی فون کئے جاتے ہیں۔ ٹیلی گرام، خطوط اور ٹیلکس استعمال میں لائے جاتے ہیں۔ جس سے قومی دولت یونہی عبث اور بے مقصد برباد کر دی جاتی ہے۔ اس سے صرف مالی نہیں بعض دفعہ جانی نقصان بھی ہوتا ہے بعض اوقات یکم اپریل کو کسی سانحہ گزرنے کے باوجود اطلاع دینے پر مذاق سمجھ لیا جاتا ہے۔ کسی مرگ، بیماری یا حادثہ کے واقع ہونے کے باوجود یقین نہیں کیا جاتا۔ ایک مریض یا حادثے کا شکار ہونے والا غلط فہمی کی بنا پر طبی مدد نہ پہنچنے سے اس جہان فانی سے ہی کوچ کر جاتا ہے اور بعض اوقات ایسی صورت میں دوسری باتوں کے علاوہ کئی خاندانوں میں طویل المیعاد خفگی پیدا ہو جاتی ہے دوسرا رخ اس کا یہ ہے کہ جھوٹی بات کے بیان کرنے سے ایک کمزور دل انسان اچانک افسوسناک خبر پر زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے یا ایک بیمار آدمی بھائی بیٹے یا عزیز و اقارب کے متعلق غلط اطلاع ملنے پر شدتِ غم میں مفلوج ہو جاتا ہے یا دیگر کوئی نقصان کر بیٹھتا ہے۔ پشاور میں چند دوستوں نے اپریل فول منانے کی غرض سے اپنے افسر کو فون کیا کہ فوراً پہنچیں۔ آپ کے بیٹے کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے دوست دیکھتے رہے کہ افسر بے چین دو دو تین تین سیڑھیوں سے قدم بھرتا ہوا نیچے اترا۔ پریشان حال گھر یا ہسپتال جانے کی کشمکش میں مبتلا رکشہ پر سوار روانہ ہوتا ہے۔ صبح دفتر آتے ہی ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے دوستوں سے نرم لہجے میں محوِ گفتگو ہوتا ہے کہ میں چھوٹے دل کا آدمی ہوں بہت مشکل سے بچا ہوں۔ میرے اندر اچانک پریشان کن خبر سن کر قوتِ برداشت سرد پڑ جاتی ہے۔ مہربانی کر کے ایسے مذاق سے پرہیز کریں۔ یہ تو تھے جنہوں نے وقت، پیسے عبث خرچ کئے اور موت کی دہلیز کو ہاتھ لگا کر واپس آ کر اپنے ماتحتوں سے شکوہ کیا۔ لیکن گزشتہ سالوں میں کئی ایسے افراد اس فرسودہ رسم یعنی اپریل فول منانے کی وجہ سے حیات جاودانی سے ہاتھ دھو بیٹھے اور بعد میں کسی سے شکوہ اور شکایت بھی نہ کر سکے۔

پشاور میں ہی ایک صاحب کو دفتر میں اطلاع ملتی ہے کہ آپ کے گھر کی چھت گرنے سے فلاں فلاں شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ صاحب فوراً گاڑی پر سپیڈ میں روانہ ہوتے ہیں۔ لیکن گھر پہنچنے سے پہلے ہی ایکسیڈنٹ ہونے کی وجہ سے صاحب اپنوں کی جان کی فکر میں اپنی جان ہی گنوا بیٹھتا ہے ایسا کیوں ہوا صرف ایک مذاق کی بنا پر، غلط اطلاع کی وجہ سے۔ نتیجہ کیا ہوتا ہے تین بچے یتیم اور ایک عورت بیوہ ہو جاتی ہے اور گھر کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔

آخر یہ اس قدر وقتی، مالی، جانی اور قومی نقصان کیوں۔ صرف اس فرسودہ رسم یعنی اپریل فول منانے کی وجہ سے۔ اس لئے ہمیں سوچنا چاہیئے کہ ہمارے ہاتھ پاؤں اور زبان سے کسی کو نقصان نہ پہنچے۔ ویسے جھوٹ بولنا گناہ ہی ہے لیکن یہ اور بھی زیادہ گناہ ہے کہ جھوٹ بولنے کے لئے ایک دن مقرر کر لیا جائے اس لئے میری درخواست ہے کہ جھوٹ بولنے سے پرہیز کرنا چاہیئے خاص کر جو جھوٹوں کی بارش ہم یکم اپریل کو کرتے ہیں۔ جس سے ہر قسم کے نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لغو بات سے اپنے آپ کو ہی نہیں بلکہ دوسروں کو بھی منع کرنا چاہیئے اور اس کا آغاز گھروں سے ہونا چاہیئے کیونکہ بالعموم تمام بدعادتیں گھروں میں پرورش پاتی ہیں اور گھر سے نکل کر گلی، محلوں اور شہروں میں بدمناظر پیدا کرتی ہیں۔ جو دوسروں کی تکلیف کا موجب بنتے ہیں۔ پس ہمیں اپنی زبان کا صحیح استعمال کرنا چاہیئے کیونکہ اچھے استعمال سے اچھے اور برے استعمال سے بد نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر بدعادت سے بچنے کی توفیق دے۔

بقیہ: صہ ۴ سے آگے

کو ایک معذرت کا نوٹ بھیجا تھا کہ اس نے اسے اس سارے معاملے میں ملوث کیا۔ اس بات کا بہت کم امکان ہے کہ پارشش کی سزا ۱۵ سال سے کم کی جائے۔ کیونکہ جاسوسی کے ساتھ متعلق جرائم کی عام طور پر سزا کم نہیں کی جاتی۔

بقیہ: صہ ۱ سے آگے

کو پسند نہیں کرتے۔ بلکہ مختلف طبائع مختلف چیزوں کو پسند کرتی ہیں۔ کیونکہ ترش چیزیں کوئی ایک یا دو قسم کی نہیں بلکہ ہزاروں قسم کی ہیں۔ بعض مٹھاس کو پسند کرتے ہیں۔ آگے مٹھاس کی بھی ہزاروں قسمیں ہیں۔ بعض کو گڑ پسند ہوتا ہے۔ بعض آم کو پسند کرتے ہیں۔ بعض کو زردہ پسند ہوتا ہے۔ بعض کو فیرنی پسند ہوتی ہے۔ یہ سب چیزیں میٹھی ہیں لیکن کسی کو کوئی میٹھی چیز پسند ہوتی ہے اور کسی کو کوئی۔ اسی طرح جنت کی نعمتیں بھی لاکھوں کروڑوں قسم کی ہوں گی۔ مگر ان کے مقابل پر انسان کو بھی کروڑوں کروڑ نیکیاں کرنی چاہئیں۔"

(خطاب ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۵ء)

بازیافتہ گھڑی

ایک عدد گھڑی ۲ مارچ ۱۹۹۰ء کو بیت اقصیٰ کے قریب سے گری ہوئی ملی ہے۔ گھڑی کے مالک مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

حکیم علی احمد
محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ

5-3/14

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

محترمہ ضیاء نثار صاحبہ

محترم شیخ محمد اقبال صاحب

میرے اباجان محترم شیخ محمد اقبال صاحب ۱۰ رجون ۱۹۱۹ء کو پنڈ دادنخان ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش سے کچھ عرصہ پہلے ہمارے داداجان جناب شیخ کریم بخش صاحب احمدیت قبول کر چکے تھے۔ اس لحاظ سے میرے اباجان پیدائشی احمدی تھے۔ میرے اباجان شیخ محمد حنیف صاحب سابق امیر کوئٹہ و بلوچستان کے حقیقی بھائی تھے۔

میرے اباجان محترم نے میٹرک کوئٹہ سے کیا۔ اور باقی تعلیم ایف۔ سی کالج لاہور سے حاصل کی۔ میٹرک میں بلوچستان میں ٹاپ کیا تھا جس پر انہیں گولڈ میڈل ملا۔ میری دادی جان فرمایا کرتی تھیں کہ اقبال کو پڑھائی کا اتنا شوق تھا کہ باوجود بیمار ہونے کے کبھی سکول سے چھٹی نہیں کی۔ بعض دفعہ سر میں درد ہوتا لیکن آپ سر پر مفلر باندھ کر سکول چلے جاتے۔

جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے۔ اپنے اباجان کو باقاعدگی سے نہ صرف پنجوقتہ نماز بلکہ نمازِ تہجد بھی پڑھتے دیکھا۔ تہجد میں رو رو کر اپنی اولاد، رشتہ داروں اور تمام جماعت کے لئے دعائیں کیا کرتے۔ ہم بہن بھائیوں کو انکی دعا پر اتنا اعتقاد تھا کہ جب بھی کوئی مشکل درپیش ہوتی تو دعا کیلئے اباجان سے درخواست کرتے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر آپ کو اتنا یقین کامل تھا کہ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ "میں نے جو بھی اپنے اللہ سے مانگا اس نے مجھے دیا ہے" ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا ذکر "میرے خدا" کہہ کر کیا کرتے تھے۔ کہا کرتے تھے کہ میرے والد کو میرے خدا نے چار بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا تھا۔ میں ہمیشہ یہی دعا کیا کرتا تھا کہ خدایا تو نے جتنی اولاد میرے اباجی کو دی ہے۔ اتنی ہی مجھے بھی دینا۔ چنانچہ اباجی کے بھی چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہوئیں۔

جب ہم چھوٹے تھے تو مجھے یاد ہے کہ ہمارے اباجی تہجد کے لئے اور اس کے بعد نمازِ فجر کے لئے بیدار ہوتے اس کے بعد ریڈیو لگا لیتے۔ اس وقت ریڈیو پر کلام پاک کی تلاوت بمعہ ترجمہ اور تفسیر نشر ہوا کرتی تھی اس کے بعد حمد اور نعت ہوتی تھی جس کے بعد خبریں اور خبروں کے بعد فلمی گانے نشر ہوتے۔ میرے اباجی خبریں سننے کے بعد ریڈیو بند کر دیا کرتے تھے۔ ہمیں گانے سننے یا فلمی خبریں پڑھنے کی اجازت نہ ہوتی تھی۔ ہفتہ میں ایک بار اخبار میں فلمی صفحہ آتا تو اسے پہلے ہی تلف کر دیتے تاکہ بچوں کی نظر اس پر نہ پڑے۔

چندہ دینے میں ہمیشہ بڑے فراخدل تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ آپ چندہ ادا کر رہے تھے۔ ان کے ساتھ ان کے ایک غیراز جماعت دوست بیٹھے تھے۔ وہ چندہ کی مقدار دیکھ کر حیران رہ گئے۔ وہ کہنے لگے "یار اقبال! تم لوگ اتنا چندہ دیتے ہو۔ پیچھے کیا بچتا ہے؟" اس پر اباجی فرمانے لگے "ایسی بات نہ کرو۔ یہ سب کچھ اللہ کا ہی دیا ہوا ہے۔ اگر دریا میں سے چند بوند پانی نکال لیا جائے تو کچھ فرق نہیں پڑتا اور دینے والے کو اللہ تعالیٰ کبھی مایوس نہیں کرتا۔ بلکہ یہ پیسہ تو اللہ کے خزانے میں جمع ہوتا رہتا ہے۔ ورنہ میرے خدا کو ہمارے ان چندوں کی کیا پرواہ ہے۔"

وفات سے چند سال پہلے آپ کوئٹہ سے منتقل ہو کر کراچی رہائش پذیر ہو گئے۔ وہاں جا کر سب سے پہلے یہ پتہ کروایا کہ کون سے صاحب چندہ لیتے ہیں۔ انہیں فون کر کے اپنی آمد کا بتلایا۔ بعض دفعہ چندہ لینے والے آنے میں ذرا دیر کر دیتے تو فوراً فون پر ان کو یاددہانی کرواتے کہ "آپ چندہ لینے نہیں آئے جب تک میں چندہ ادا نہ کر دوں میرے سر پر ایک بوجھ رہتا ہے" ہمیشہ اپنی اولاد کو بھی چندوں کے متعلق اور نظام امامت سے گہری وابستگی کی نصیحت کرتے رہتے۔ اللہ کے فضل سے انکی اولاد بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے والی ہے۔

صفائی کا بہت خیال رکھتے تھے۔ کہا کرتے تھے مجھے جس چیز سے سب سے زیادہ نفرت ہے وہ گندگی ہے۔ میں گندگی بالکل برداشت نہیں کر سکتا۔ اگرچہ مردوں میں گھر کی صفائی وغیرہ کا اتنا رجحان نہیں ہوتا لیکن ہمارے اباجی گھر کی صفائی وغیرہ کا بہت دھیان رکھا کرتے تھے۔ صبح اٹھتے تو ہمیشہ اپنی رضائی تہہ کرتے۔ بستر کی چادر ٹھیک کرتے۔ بچے عموماً چیزیں ادھر ادھر پھینک دیتے ہیں۔ انہیں اٹھا کر اصلی جگہ پر رکھتے کوئی کاغذ وغیرہ نظر آتا تو اسے ردی کی ٹوکری میں پھینک دیتے۔ ہم نے آج تک اباجی کے لباس کو شکن آلود نہیں دیکھا ہمیشہ رات کو کپڑے بدل کر سوتے تھے۔ کبھی ان کے بال بکھرے ہوئے نہیں دیکھے ہمیشہ اپنی جیب میں کنگھی رکھتے تھے جب بال بکھرتے جھٹ کنگھی کر لیتے حتیٰ کہ وفات سے چند روز قبل جب تک ہوش رہا اپنی صفائی کا دھیان رکھا۔ وفات سے چند منٹ قبل میری امی اور پھوپھی زاد بہن عزیزہ نسیم نوید نے ان کا سر وغیرہ اچھی طرح سے دھو کر صاف ستھرے کپڑے پہنائے۔ سچ ہے پاک روحیں جب اس کے حضور حاضر ہوتی ہیں تو وہاں بھی صاف ستھری ہو کر جاتی ہیں۔

گندگی کے بعد جس چیز سے نفرت تھی وہ کاہلی اور سستی تھی۔ صبح کی نماز کے لئے اگر کوئی بچہ سستی کرتا تو اس کی رضائی اتار دیا کرتے تھے اور اگر کوئی بے وقت بستر پر لیٹ جاتا تو انہیں غصہ آتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اتنی لمبی رات آرام کرنے کو بنائی ہے۔ پھر دوپہر کو کھانے کے بعد بھی آرام کر لیا اس کے باوجود لیٹنا کتنی معیوب بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف دین کی خدمت کی توفیق فرمائی بلکہ دنیاوی لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں بڑی عزت دے رکھی تھی۔ تقریباً پندرہ سال کوئٹہ کنٹونمنٹ بورڈ کے چیئرمین رہے۔ ہمیشہ صحیح فیصلہ کیا اور حق کا ساتھ دیا۔ چیئرمین ہونے کی وجہ سے بڑے بڑے مسائل ان کے سامنے پیش ہوتے اور اباجی ان کا فیصلہ اتنی لیاقت سے کیا کرتے تھے کہ عقل دنگ رہ جاتی تھی۔ فریقین عموماً کچھ پیسہ دے کر فیصلہ بدلوانے کی کوشش کرتے لیکن اباجی نے کبھی ایسی چیزیں قبول نہ کیں۔ انہی اوصاف کی وجہ سے عموماً لوگ اپنے مسائل صرف اباجی کے پاس لیکر آتے تھے کہ انہیں کوئی خرید نہیں سکتا۔ اباجی کہتے تھے کہ اجلاس وغیرہ کی کارروائی ہوتی تھی اگر میں لیٹ پہنچتا تو ڈپٹی کمشنر کمشنر اور مجسٹریٹ اور جج صاحبان کھڑے ہو کر میرا استقبال کرتے تھے۔ آپ حتی الامکان کوشش کرتے کہ فریقین کی آپس میں صلح ہو جائے اس کے لئے آپ ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا کرتے۔ جب تک کوئٹہ رہے کسی نہ کسی جماعتی عہدہ پر فائز رہے۔ چونکہ تمام بچے لاہور کراچی یا اسلام آباد تھے اس لئے آپ نے اپنا کوئٹہ والا گھر بیچ کر کراچی سکونت اختیار کر لی۔ وہاں جا کر آپ کی صحت گرتی ہی چلی گئی۔ میرے چھوٹے بھائی عزیزم ایاز مسعود کے نکاح کے سلسلہ میں لاہور تشریف لائے۔ یہاں طبیعت زیادہ خراب ہو گئی۔ آخر ۱۰ مارچ ۱۹۸۷ء کو اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ ۱۱ مارچ کو بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ نے لندن میں نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

اللہ تعالیٰ انکے لاکھ لاکھ رحمتیں ہوں

باقی ص۷ کالم ۲ پر

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم ڈاکٹر سید خورشید عالم صاحب ولد شاہ عالم صاحب آف قادیان مورخہ ۲۱ جنوری ۹۰ء کو صبح ۱۰ بجے مختصر علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔

پسماندگان میں بیوہ تین لڑکے اور دو لڑکیاں شامل ہیں۔

○ جماعت احمدیہ لاہور کے ایک نہایت فعال اور سرگرم کارکن مکرم سید بہاول شاہ صاحب ولد پیر سید خوشی محمد صاحب ایک لمبی علالت کے بعد مورخہ ۱۷ مارچ بوقت دس بجے شب وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ فجر کی نماز کے بعد مکرم چوہدری محمد اجمل شاہد صاحب نے پڑھائی۔ جس میں حلقہ کے احباب نے کافی تعداد میں شرکت کی۔ آپ موصی تھے اس لئے جنازہ کے بعد آپ کی میت کو ربوہ لایا گیا۔ جہاں بیت المبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں آپکی تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ موصوف کے پسماندگان میں تین بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔

● مکرم عبدالسلام صاحب اعوان ابن مکرم بابو غلام حیدر صاحب آف دارالرحمت قادیان حال دارالصدر غربی ربوہ مورخہ ۲۰ مارچ ۹۰ء کو ۶۷ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

آپ اپنے عزیزوں سے ملنے کے لئے کنری ضلع تھرپارکر گئے ہوئے تھے کہ اچانک دل کا دورہ پڑنے سے اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ موصوف نے اپنے پیچھے ایک بیوہ تین بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ موصوف مکرم کرامت اللہ صاحب خادم مربی سلسلہ کے ماموں تھے

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔

بازیافتہ گھڑی

محلہ دارالنصر شرقی سے دارالنصر غربی جاتے ہوئے پختہ سڑک سے ۲۰ مارچ کو صبح ایک گھڑی ملی ہے جس کی ہو وہ نشانی بتا کر حاصل کر لیں۔

ثناء اللہ جوئیہ

۱۸/۱۱ محلہ دارالنصر شرقی ربوہ فون نمبر ۳۵۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچّوں کا کالم

پیارے بچو! اللہ تعالٰے آپ کو صحت اور تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور آپ کی زندگی کے ہر لمحہ کو بابرکت کرے اور آپ کے وجود کو احمدیہ جماعت کے لئے فخر کا باعث بنائے۔ آپ کو مقبول خدمت دین کی توفیق دے، خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

○ عزیزہ سعدیہ ایاز نے لندن سے انگریزی میں خط لکھا ہے جس میں الفضل میں اپنے ذکر کے متعلق شکریہ ادا کیا ہے اور لکھا ہے کہ میں تو ابھی اردو نہیں پڑھ سکتی لیکن میری امی جان مجھے پڑھ کر سناتی ہیں تو بہت لطف آتا ہے قادیان جانے کا تذکرہ پڑھ کر سنایا۔ مجھے دیکھی ہوئی باتوں کو دوبارہ پڑھنے میں بڑا مزہ آیا۔ اگرچہ میری امی جان مجھے قادیان کے متعلق بتاتی رہتی تھیں لیکن جب ان مقامات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تو میں بتا نہیں سکتی کہ میرے دل میں کیا جذبات پیدا ہوئے۔ یہ شہر ہمارا مرکز ہے۔ اور یہی وہ جگہ ہے جہاں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ پیدا ہوئے تھے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول، تعلیم الاسلام کالج، بیوت الحمد اور منارہ تو ایسی چیزیں ہیں کہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ میں وہاں ان درویشوں سے بھی ملی جو تقسیم ہند کے بعد سے وہاں رہ رہے ہیں۔ جلسہ میں تقریباً سات ہزار احباب نے شرکت کی۔ میں نے وہاں بہشتی مقبرہ بھی دیکھا۔ محترم میاں وسیم احمد صاحب جو وہاں کے امیر ہیں سے مل کر دل بہت خوش ہوا۔ میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالٰے ہر احمدی کو قادیان دیکھنے کی توفیق دے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

○ عزیز حاشر احمد مردان سے لکھتے ہیں کہ خط لکھنے کو تو دیر سے جی چاہ رہا تھا، لیکن ہچکچاہٹ سی تھی۔ اب سوچا کہ لکھ ہی دوں۔ میں الفضل کو نہائت توجہ اور محبت سے پڑھتا ہوں اور کوشش کرتا ہوں کہ جو باتیں ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں اور حضرت امام جماعت کے خطبات میں درج ہوتی ہیں ان پر جہاں تک مجھ سے ہو سکتا ہو عمل کروں۔ آپ دعا کریں کہ میں ان باتوں کو اچھی طرح سمجھ کر عمل بھی کروں اور اپنے بھائی بہنوں کو بھی عمل کرنے کے لئے کہتا رہوں، میری خواہش ہے کہ آپ سائنس کے متعلق زیادہ مضمون شائع کیا کریں، آج کل کی یہ بہت بڑی ضرورت ہے۔ اسی طرح سائنسدانوں کی زندگی کے حالات بھی درج کیا کریں تاکہ ہمارے نوجوانوں کو سائنسدان بننے کی طرف توجہ پیدا ہو۔

○ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی تصانیف میں بعض نہائت اخلاق آموز کہانیاں درج فرمائی ہیں۔ ان میں سے آج ایک کہانی آپ کو سناتے ہیں۔ حضور اقدس (اللہ تعالٰے ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) فرماتے ہیں

"ہمیں اس خدا کی ہی پرستش کرنی چاہیئے جو کہ ذرا سے کام کا بھی اجر دیتا ہے۔ خدا وہ ہے کہ انسان اگر کسی کو پانی کا گھونٹ بھی دیتا ہے تو وہ اس کا بدلہ دیتا ہے۔ دیکھو ایک عورت جنگل میں جا رہی تھی۔ رستہ میں اس نے ایک پیاسے کتے کو دیکھا اس نے اپنے بالوں کا رسہ بنا کر کنوئیں سے پانی کھینچ کر اس کتے کو پلایا جس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالٰے نے اس کے عمل کو قبول کر لیا ہے۔ وہ اس کے تمام گناہ بخش دے گا۔ اگرچہ وہ تمام عمر فاسقہ ہی رہی ہے۔"

○ اب ایک لطیفہ بھی ہو جائے۔ کہتے ہیں کہ ایک بچے کی امی جان نے اسے کہا کہ خاموش رہو میں کام کر رہی ہوں لیکن بچہ شور مچاتا رہا۔ امی جان نے پھر کہا اور پھر کہا اور پھر کہا۔ اور بچے نے امی جان کی بات کی طرف دھیان ہی نہ دیا۔ پھر امی جان نے کہا کہ میں نے کتنی دفعہ کہا ہے کہ خاموش رہو۔ تو بچے نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیوں پر گنتے ہوئے کہا امی جان آپ نے دس دفعہ کہا ہے۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا۔ یہ سُن کر امی جان کا غصہ بھی ختم ہوگیا اور انہوں نے بچے کے چہرہ کو دونوں ہاتھوں میں لے کر نہائت پیار سے چوم لیا۔

بقیہ از صـ ٦

ان پر۔

خدا سے دعا ہے کہ وہ ہم کو اپنے باپ اور دادا کے نقشِ قدم پر چلنے اور احمدیت کا نام روشن کرنے کی توفیق دے۔

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ احتساب کی تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ اختیارات کے ناجائز استعمال کے ثبوت مل چکے ہیں۔ تاہم ایسی فضا قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جسمیں انتقام کا شائبہ تک نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ دفاعی ضروریات پوری کرنے کیلئے قیمتوں میں اضافہ کرنا پڑا یہ فیصلہ خوشی سے نہیں بوجھل دل سے کیا گیا ہے۔

○ ریلوے ملازمین کی ہڑتال کے نتیجے میں ۳۶ ٹرینیں منسوخ کر دی گئیں۔ یہ ہڑتال کراچی تک پھیل گئی ہے۔ ریلوے کو لاکھوں روپے کا خسارہ روزانہ برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔

○ ساہیوال میں پولیس چوکی کے سامنے ڈاکوؤں نے گرلز کالج کے عملے کی تنخواہیں لوٹ لیں۔

○ لاہور کے مشہور مقدمہ قتل میں کمسن بچے عدیل کے قاتل جگو کو موت کی سزا۔ اس کی ماں ذکیہ اور تین دیگر ساتھیوں کو عمر قید اور جرمانہ کی سزا سنادی گئی۔ یہ فیصلہ انسداد دہشت گردی کی عدالت نے کیا۔

○ گوجرانوالہ میں کمشنر اور ایس ایس پی کے دفتر کے قریب دن دیہاڑے ڈاکہ میں بنک سے ساڑھے آٹھ لاکھ روپے لوٹ لئے گئے

○ متحدہ اپوزیشن نے کہا ہے کہ قیمتوں میں اضافہ منی بجٹ کے مترادف ہے۔ اس کے خلاف اپوزیشن رٹ دائر کرے گی اس کے علاوہ وزیر اعظم کے دوبارہ اعتماد کے ووٹ کے بارے میں بھی رٹ تیار کی جا رہی ہے۔

○ محکمہ موسمیات کی اطلاع کے مطابق ۴ سے ۷ اپریل تک بارشوں اور آندھیوں کا امکان ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ انٹرنیشنل ہیرلڈ ٹربیون اور واشنگٹن پوسٹ نے اپنے اداریوں میں افغانستان میں امن کے امکانات کو تاریک قرار دیدیا ہے۔ اخبارات کے مطابق موسم گرما میں جنگ پھر شروع ہونے والی ہے۔

○ سوویت پارلیمنٹ نے نسلی انتشار کو کم کرنے کیلئے ایک نیا قانون جاری کیا ہے۔ عدالتوں کو اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والی تنظیموں کو ختم کرنے اور ان کی جائدادیں ضبط کرنے کا اختیار ہوگا۔

○ آرمینیا اور آذربائیجان کی درمیانی سرحد پر تشدد کے تازہ واقعات میں کئی افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

برطانیہ میں مانچسٹر کی جیل میں قیدیوں نے دوسری رات بھی جیل پر اپنا قبضہ جاری رکھا۔ اور پولیس پر حملے کئے تاہم بہت سے قیدیوں نے بغاوت ختم کر دی ہے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ ہمیں اچھا کھانا، ادویات اور تازہ ہوا چاہیئے۔

○ چینی کمیونسٹ پارٹی کے رہنما چیانگ زیمن بھاری اکثریت سے ڈینگ ژیاؤپنگ کی جگہ قومی کمیشن کے سربراہ منتخب ہو گئے ہیں۔ پارلیمنٹ کے ۲۷۲۱ ووٹوں میں سے صرف ۱۰ ان کے خلاف پڑے جبکہ ۲۶ مندوبین نے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا۔

○ چکوٹھی کھلانہ اور راوندسیکٹر دن میں بھارتی افواج کی مسلسل فائرنگ جاری ہے جس کے نتیجے میں کھلانہ کے علاوہ دیگر راستے بھی بند ہو گئے ہیں۔ لوگ پہاڑوں میں چھپے ہوئے ہیں اور علاقے کے تمام سکول بند ہو گئے ہیں۔

سرزمینِ قادیان کا اوّلین
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
○ گوجرانوالہ فون ۷۴۸۴۴ ○ ربوہ فون نمبر ۹۰۶
○ ملتان فون ۳۱۰۲۶ ○ قلعہ کاروالا ○ کراچی

حبوب مفیدِ اٹھرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام ۱۵/- روپے
NASIR ناصر
۶۰ گرام ۴۵/- روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے

حیدری کراچی

میں

نئی صدی کے بابرکت آغاز پر آپ کی اپنی نئی دکان

الحسن جیولرز

کا افتتاح مورخہ ۱۱ اپریل سنہ ۱۹۹۰ء بوقت ۵ بجے شام

ہو رہا ہے

تشریف لاکر اپنی دعاؤں سے نوازیں۔ شکریہ

دکان B ۲۷

خورشید کلاتھ مارکیٹ

حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی